

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ ۔ قیمت سالیانہ معہ محصول للعہ

نمبر ۴ جلد ۴ ۔ لودیانہ ۲۷ جنوری ۱۸۷۶ع ۔ قیمت فی پرچہ ۶ پائی

قوموں کے بیچ اے مسیح جہاں ہر فضل تو بہا	کراپنی قدرت کی تصریح اور اپنی سلطنت پھیلا

نور افشان

دربار لاہور ۔ حضور شاہزادہ صاحب بہادر پرنس آف ویلس نے ۲۴ جنوری کو لاہور میں دربار کیا جسمیں پنجاب کے راجگان و نوابان و رئیسان و شہزادگان حسب الطلب پنجاب گورنمنٹ کے لاہور میں تشریف لیگئے اور حضور شاہزادہ صاحب کی ملاقات سے شرفیاب ہوئے ۔ اور اکثر راجگان نے تحایف پیش کئے جو منظور ہوئے ۔ جو کچھ اظہار حسن عقیدت رئیسان لاہور و صاحبان ممبران مینوسپل کمیٹی نے دکھلایا وہ قابل تعریف کے ہی یعنے ہزار روپیہ کی روشنی کی و آتشبازی چھوڑی +

۲۳ تاریخ کو شاہزادہ صاحب نے بڑے گرجا گھر میں نماز پڑھی جسمیں بہت صاحبان حکام شامل تھے ۔ یہہ کیسے بڑے فخر کی بات ہی کہ ہمارے شہنشاہ نے اول مرتبہ یہاں نماز پڑھی +

۲۴ ۔ جنوری کو امرتسر میں تمام عیسائی جمع ہوئے اور

شاہزادہ صاحب بہادر کو جناب پادری کلارک صاحب کی کوٹھی پر سلام کیا حضور نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے + اس دربار کی کیفیت ہم ہفتہ آیندہ میں درج اخبار کرینگے +

ہفتہ گذشتہ میں امریکن میتھوڈسٹ مشن کا کانفرنس کانپور میں ہوا - وہاں کی رپوٹ سے معلوم ہوتا ہی کہ گذشتہ میں اس مشن نے بہت ترقی پائی -

اس مشن میں فی الحال ٤٥ پادری ہیں اور چند میم صاحبہ و مس صاحبہ اسکے متعلق ہیں جو زنانہ سکولوں میں تعلیم دیتی ہیں اور عورتوں کا علاج معالجہ کرتی ہیں - اس مشن میں تین ہزار پانچ سو انتیس عیسائی ہیں جنمیں سے ایک ہزار نو سو پچاس ہندوستانی جو باقی یورپین و یوریشین ہیں +

سال گذشتہ میں ایک سو چھہتر آدمیوں نے جو سن بلوغت کو پہنچ چکے ہیں اصطباغ پایا یہہ آدمی اکثر مقام بدایوں - امروہا - مرادآباد - و نینی تال کے عیسائی ہوئے ہیں + خدا اس مشن کو ترقی بخشے +

حال میں گورنمنٹ انگلنڈ نے ایک سفیر اس نیت سے مقرر کیا ہی کہ ملک افریقہ میں جاکر شمالی و مشرقی اطراف میں کوئی جگہہ ایسی تلاش کرے کہ جہاں آبادی عمدہ طور سے ہوسکے اُس ابادی میں یورپین آباد ہونگے +

ملک افریقہ کی زمین اکثر بہت زرخیز اور شاداب ہی اور ہر قسم کی دہات و نباتات وہاں موجود ہی - اُمید ہی کہ اس نو ابادی سے وہاں بہت رونق ہوگی +

ہم اپنے ناظرین اخبار نورافشاں کی خدمت میں اب دوبارہ یہہ عذر کرتے ہیں کہ بقیہ قصہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا مصنف صاحب کی طرف سے ابھی تک نہیں آیا - ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہفتہ آیندہ سے وہ قصہ پھر شروع ہوگا اور ایسا سلسلہ رکھا جاویگا کہ کوئی ہفتہ ناغہ نہو - اُمید کہ یہہ عذر ہمارا ناظرین قبول فرماوینگے +

اخبار منشور محمدی میں کچھ عرصہ سے شیخ یہودی و شیخ نجدی کا دخل ہی +

ہمکو افسوس ہی کہ مسلمانوں کا اخبار اور شیخ یہودی اور شیخ نجدی اُسمیں گفتگو کریں یہہ سبکو معلوم ہی کہ شیخ نجدی پاپندارونکا ہمیشہ سے دشمن ہی وہ عیسائیونکے حق میں جیسا بکے بکے - اُسکی بکواس کو کون سنتا ہی +

اخبار خیرخواہ عالم دہلی میں (نامہذب اخبارونکی روک) پر ایک اعلے درجہ کا مضمون صاحب اخبار نے لکھا ہی ہمکو اُنکے ایک ایک فقرے سے کلی اتفاق ہی +

افسوس ہی کہ بعض بعض ایڈیٹروں کی کوتاہ فہمی سے بعض بعض اخبار بہت ہی مُنہہ پھٹ ہوگئے ہیں خصوصاً وہی اخبار جنہوں نے ہمارے حضور شاہزادہ صاحب پرنس آف ویلس بہادر کے بارے میں اپنی کوڑمغزی سے رائیں دی ہیں اور ناحق کا الزام اُنپر لگایا گیا ہی -

ہمکو بہت ہی افسوس اسبات کا ہی کہ گورنمنٹ کا وہ خیال کہ ہندوستانی اخبار محض نکمے ہیں دو چار اخباروں کی بدولت سب اخباروں پر بجا و درست ہوگیا ہی +

کاش اب بھی اگر ہمارے ہمعصر صاحبان کچھ سمجھ جاویں تو بہتر ہی +

امریکہ کے معزز لوگوں نے بمبی میں ایک لڑکیوں کا اسکول جاری کیا ہی جسمیں اہل اسلام و اہل ہنود کی و پارسیوں کی لڑکیاں نقشہ کشی اور علم موسیقی کی تعلیم پاینگی - بہت سی لڑکیاں اسکول میں داخل ہوبھی گئی ہیں +

امریکہ میں علم الٰہی کی وہ عمدہ روشنی پھیلی ہوئی ہی کہ اُسکے پرتوے سے ہندوستان میں بھی روشنی پھیلتی جاتی ہی +

ابدعرس کارمنٹر صاحب بنگال میں نہایت کوشش کررہے ہیں +

اِلتماس

بخدمت طالبِ مطالب حقیقہ و قاصد مقاصد تحقیقہ از تحقیق از طرف خیرخواہ خلق اللہ بعد دعاے دریافت مارتب دینیہ التماس انکہ قاعدہ مقررہ اور دستور مُسترہ ہی کہ جب کوئی ایک شخص کسی اپنے بھائی برادر یا دوست آشنا یا عزیز پیارے کو ملاقات یا خط کتابت کرتا ہی تو ہر دو صورت میں بعد دعا سلام کے اور اول اور کلام کے مزاج کی خیریت اور طبیعت کی عافیت سے باہم گفتگو کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی سلامتی حال پر خوش اور خرم ہوتے ہیں اور اس بات میں کچھ تعجب نہیں کیونکہ جب ہم ایک دوسرے سے محبت و اُلفت رکھتے ہیں تو نقصان مال اور عدم تندرستی میں اُسکے جس سے وہ انواع مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں ضرور دلسوزی اور غمخواری عاید حال ہمارے کے ہوتی ہی اور اُنکو رنج و آلام کی بلا میں مبتلا دیکھکر زبان سے بھی سخنان تسلی آمیز سُناتے ہیں اور دل سے بھی رفع رنج و آلام کے لئے اور حصول گنج و آرام کے لئے کوشش بجالاتے ہیں لیکن یہہ دلسوزی اور جانگدازی ہماری صرف ظاہری حال اور فقط جسمانی حال پر وقوع میں آتی ہی اور روح کی سلامتی حال کے باب میں اکثر لوگ ہیں جو ایک دوسرے سے پُرسان نہیں ہوتے اور نہیں پوچھتے کہ آپ کی روح کا کیا حال ہی حالانکہ روح ایسا گوہر بیش بہا اور بے قیمت ہی کہ ہزار دُنیا کی نعمتیں اُسکے مقابلہ میں کم بہا اور بے قیمت ہیں کیونکہ ابتدا میں خدا نے آدمی کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور اِسکے معنے یہہ ہیں کہ جو صفات خدا میں ہیں ہماری روح کو اُن صفتوں کا ایک نمونہ بنایا یعنے ہماری روحانی صفتوں سے خدا کی صفتوں کا جلال ظاہر ہوتا ہی پس معلوم ہوا

کہ روح کے برابر دنیا میں اور کوئی چیز پیدا نہیں ہوئی اور
علاوہ اسکے تمام خیرات و برکات مال و اموال جاہ و جلال
دنیوی حسی عرضی فانی ہیں اور روح انسان کی عقلی
ذاتی باقی ہی اور زن و فرزند و خویش و بھائی بند کو بھی
ایک روز ضرور چھوڑ دینا ہوگا کیونکہ یہہ بھی سب جسمانی
ہیں اور کل جسمانیات ناپایدار اور فانی ہیں اور روح
بذاتہ قایم اور ہمیشہ ابد تک باقی ہی جسم کثیف ہی روح
لطیف ہی جسم خسیس ہی روح نفیس ہی جسم خاک ہی روح
خاک سے پاک وہی روح ہی جو تم کہلاتے ہو یہہ جسم
تم نہیں ہو بلکہ یہہ جسم تمہارا تمہارے لئے چند روز کے
واسطے ایک گھر ہی تا تم اُس میں چند روز مقام کرو اور
جب تم یعنے تمہاری روح اپنے گھر کو یعنے بدن کو چھوڑ
دیگی تو یہہ بدن تمہارا جلایا جائیگا یا دبایا جائیگا۔ پر
اکثر لوگ شب و روز جسمانی خوشی اور آرام کے لئے
متفکر اور جسم کے رنج والم سے متنفر رہتے ہیں اور
روحانی خوشی اور تازگی کو ہرگز خیال نہیں کرتے اور
روح کے درد اور مصیبت سے ہرگز نہیں ڈرتے باوجود
اس کے کہ روح آدمی کی بھی غم اور خوشی سے متاثر
ہوتی ہی چنانچہ اگر کسی کا عزیز پیارا مر جاوے یا نقصان
دولت وعزت کا ہوجاوے تو فوراً اُسکی روح غم والم میں
مبتلا ہوتی ہی یا اگر کوئی دولت دنیا پر یا کسی اور اپنے مقصود
پر دستیاب ہو تو اُسی دم اُسکی روح کو خوشی حاصل
ہوتی ہی اور یہہ خوشی اور غم جو روح کو حاصل ہوتا ہی
فانی اور ناپایدار ہی لیکن دوزخ کا رنج اور بہشت کی
خوشی باقی اور پایدار ہی کیا اُس سے روح متاثر نہوگی
پس کیوں نہیں لوگ روح کے باب میں فکر کرتے اور
اُسکے آرام کے لئے ایک دوسرے سے کیوں نہیں
پُرساں ہوتے علاوہ اس کے ہم سب کے سب بہ نسبت

جسم کے حیوانات نباتات و جمادات کے شریک ہیں
اور بہ نسبت روح کے قُرب درگاہ رب العالمین کا حاصل
کر سکتے ہیں پس ضرور لازم ہی کہ ہم اپنی روح کی حفاظت
کریں جس سے اشرف المخلوقات کے مرتبہ کو فایز رہتے
ہیں نہ جسم کی جس سے ہم اخس الموجودات کی شرکت میں
داخل ہوتے اور روح کے قدر و مرتبہ کو پہچانیں اور
جسم اور جسمانی دولت کا کچھ اتنا فکر نہ کریں کیونکہ لکھا ہی
کہ اگر انسان تمام دنیا حاصل کرے اور روح کو کھودیوے
تو کیا فائدہ فقط اسی لئے خدا نے نبیوں اور رسولوں کو
دنیا میں بھیجا تا کہ لوگوں کو روح کے بچانے کا طریقہ
بتلائیں اور اُسکی سلامتی کی راہ دکھلائیں پھر آخر کو اُسنے
اپنا اکلوتا بیٹا عزیز لڑکا اِس لئے دنیا میں بھیجا اور اُسنے
بھی طرح طرح کی تکلیفات اور قسم قسم کی تصدیعات
اِس لئے اپنے سر پر اُٹھائیں کہ کسی طرح ہماری روحیں
بچیں ورنہ وہ خدا کے جلال کی روشنی تھا اُسکو کیا
ایسی ضرورت تھی کہ مجسم ہوکے دنیا میں آتا اور مصیبتیں
اُٹھاتا لیکن یہی خاص مطلب تھا کہ آپ تکلیف اُٹھاوے
اور ہماری روحوں کو تکلیف سے چھڑاوے اپنے آپکو
صلیب پر کھنچاوے اور ہماری روحوں کو ہلاکت سے
بچاوے آپ دنیا میں مردود کہلاوے اور ہم کو خدا کا
محبوب بناوے غرض کہ آپ مرے اور ہمیں زندہ کرے
عزیزو فکر اور غور کا مقام ہی کہ ہرگاہ خدا تعالیٰ نے روح
کے بچانے کے لئے یہہ پاک تدبیر نکالی اور اپنے پیارے
بیٹے تک دریغ نکیا تو روح کا کیسا قدر و مرتبہ ہوگا
پس آدمیوں کو چاہئے کہ جب باہم ملاقات یا خط و کتابت
کریں تو روح کی سلامتی کے باب میں ایک دوسرے
سے پوچھیں نہ صرف جسم اور جسمانیات فانیات کے باب
میں تذکرہ کریں اسلئے میں دوست آشنا اپنے بیگانے کی

خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ عزیزو اگر تم ذرا بھی
غور سے اپنی روح کا حال دریافت کروگے تو بشرط
شامل حال ہونے فضل الٰہی کے اپنی جہالت کی حالت مع
ضلالت پر ہلاکت سے آگاہ ہوکر سمجھوگے کہ بیشک ہم جہنم
کے سزاوار اور لایق عذاب النار ہیں اِس صورت میں
اگر کوئی تم میں سے پوچھے کہ طریق نجات کس طرح حاصل
ہوتا ہی کہ اُس کے حصول کے لئے جو کچھ کرنا ہوگا میں
کرونگا تو میں نے ایک ذکر سُنا ہوں کہ اُسی ذکر میں
اُسکا مدعا اور مقصود پایا جاتا ہی عزیزو بعد وفات اور
زندگی مسیح کے اُسکے شاگرد تمام دنیا میں انجیل سُناتے تھے
اور لوگوں کو طریق نجات بتلاتے تھے پولوس اور
سیلاس جو اُس کے شاگردوں میں سے تھے فیلپی میں
جو ایک شہر یونان کا ہی پھرتے پھرتے پہنچے اور وہاں
مُنادی کی اور معجزہ دکھلائے وہاں کے لوگوں نے
ناراض ہوکر اُنہیں کوڑے مارے اور سخت قیدخانے
میں بند کیا وہاں آدھی رات کو پولوس اور سیلاس
دعا مانگکر خدا کی تعریف کر رہے تھے کہ یکایک زلزلہ
آیا ایسا کہ قیدخانے کی بنیاد جنبش کھا گئی اور اُسی دم
سب دروازے وا ہوگئے اور سب قیدیوں کی زنجیریں
کھل گئیں اور قیدخانے کا داروغہ جاگ اُٹھا اور سب
دروازے قیدخانے کے کھلے پائے اُسنے دل میں یہہ
سمجھا کہ قیدی بھاگ گئے ہونگے تلوار کو کھینچکر چاہا کہ اپنے
آپ کو ہلاک کرے اُسوقت پولوس نے بلند آواز سے
پکارکے کہا کہ اپنا نقصان مت کر کیونکہ ہم سب یہاں
موجود ہیں تب وہ چراغ روشن کرکے اندر دوڑا
اور کانپتا ہوا پولوس اور سیلاس کے پاؤں پر گرا
اور اُنہیں باہر لاکے کہا ای صاحبو میں کیا کروں کہ نجات
پاؤں اُنہوں نے کہا خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا +

بقیہ اہل اسلام کے اعتراضونکے جواب

پھر لوگ پوچھتے ہیں کہ روزہ کیوں نہیں رکھتے ہو۔ اُسکا جواب یہہ ہی کہ جب لوگ مسیح سے پوچھتے تھے کہ تیرے شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے۔ اُس نے کہا کہ کیا براتی جبتک دُلہہ اُنکے ساتھ ہی اُوداس ہوسکتے ہیں لیکن وہ دن آوینگے کہ دُلہہ اُن سے جدا کیا جاویگا تب وے روزہ رکھینگے۔ متی کی انجیل کے نوین باب کی پندرھوین آیت کو دیکھو۔ پھر اُس نے کہا کہ جب تم روزہ رکھو اپنے سر پر چکنائی لگاؤ اور مُنہہ دھوؤ تاکہ آدمی نہیں پر تمہارا باپ جو پوشیدگی میں ہی تمہیں روزہ دار جانے۔ اور تمہارا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہی تمہیں ظاہر میں بدلہ دیگا۔ ان باتوں سے معلوم ہوتا ہی کہ روزہ رکھنا اچھا ہی لیکن حقیقت میں وہ غم کا نشان ہی۔ دکھلانے کے واسطے روزہ مقرر نہیں ہوا کیونکہ اکثر اُسکا ذکر دعا کے ساتھ آیا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ روزہ کا یہہ فائدہ ہی کہ آدمی بالکل کھانے پینے سے الگ ہو کر خدا کی عبادت میں مشغول رہے نعوذ باللہ۔ کوئی یہہ نہ سمجھے کہ خدا ہمارے بھوکھا رہنے سے راضی ہی۔ جب کوئی باپ اپنے بیٹے کے دُکھہ سے راضی نہیں تو خدا جو تمام جہان کا خالق ہی ہمارے دُکھہ سے کس طرح خوش ہوگا۔ اگر کوئی لڑکا سارا دن بھوکھا رہے اسلئے کہ وہ اپنے باپ کو خوش کرے تو اُسکا باپ کس طرح اُس سے خوش ہوگا۔ پس کوئی نہ سمجھے کہ ہم اپنے تئیں تکلیف دینے سے خدا کو خوش کرسکتے ہیں خدا نے نبی کی معرفت فرمایا ہی۔ یسعیاہ کی کتاب کا ۵۸ باب ۵ و ۶ اور ۷ آیت کیا یہہ وہ روزہ ہی جو میرے پسند ہی وہ روزہ جس میں آدمی اپنی جان دُکھہ دے اور اپنے سر کو جھاؤ کی طرح جُھکا دے۔ کیا تم یہہ روزہ رکھوگے اور ایسا دن کہ خداوند کو خوش آوے۔ کیا وہ روزہ جو میں چاہتا ہوں یہہ نہیں کہ ظلم کا بند کھولو اور بھاری بوجھ کو اُتارو اور شکستوں کو آزاد کرو اور ہر ایک جوا توڑ ڈالو۔ کیا یہہ نہیں کہ تو اپنی روٹی سے بھوکھوں کو کھلاوے اور مسکینوں کو جو آوارہ ہیں اپنے گھر میں لاوے۔ اور جب کسی کو برہنہ دیکھے تو اُسے پہناوے اور تو اپنے ہم جنس سے روپوشی نہ کرے۔ غرض کہ اکثر لوگ دریافت نہیں کرتے کہ روزہ کا کیا فائدہ ہی جو کچھ سورۃ البقر ۱۸۵ آیت میں لکھا ہی۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مصنف کی سمجھ میں روزہ خوشی کا نشان ہی۔ روزہ سے ایک اور فائدہ ہی کہ نفس کی خواہش کو مارتا ہی۔ لیکن جو کوئی سارا دن بھوکھا رہے اور ساری رات کھاتا رہے خاص کر سویرے بہت کھاوے کہ تمام دن بھوکھہ نہ لگے۔ اس سے نفس اور شہوت کم نہیں ہوتی بلکہ زیادہ تر ہوتی ہی۔ اور جو آدمی گرمی میں سارا دن بھوکھا رہے پانی اور حقہ تک نہ پئے بیشک اُسکے دماغ میں تیزی اور غصہ پیدا ہوگا۔ چنانچہ اکثر مشاہدہ میں آتا ہی اور غصہ حرام ہی ✣

دربیان اعتراضات متفرقات

اکثر لوگ اس سے بیبل کی تعلیم پر شک کرتے ہیں کہ وے اُسکو نہیں سمجھہ سکتے یا اُسکے معنے کو بدل ڈالتے ہیں۔ مثلاً بعض کہتے ہیں کہ عیسیٰ نے سب نبیوں کو جو اس سے آگے تھے چور اور بٹمار کہا۔ جو لوگ انجیل کی تعلیم سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح ہمیشہ اقرار کرتا تھا کہ ابراہام موسیٰ اور داؤد وغیرہ سب نبی تھے۔ پھر کس طرح اُسنے اُنکو چور اور بٹمار کہا یہہ بات نا ممکن اور اعتقاد سے بعید ہی۔ عیسیٰ نے ضرور کہا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں سب جتنے مجھ سے آگے آئے چور اور بٹمار تھے مگر ان آیتوں میں نبیونکا کچھ ذکر نہیں۔ اگر مسیح کہتا ہی کہ میں سچا نبی ہوں اور جو نبی میرے آگے آئے چور اور بٹمار تھے تو بیشک سب نبیوں کو جھوٹھا کرتا۔ لیکن وہ دروازہ کا ذکر کرتا تھا کہ میں دروازہ ہوں اور سب جو میرے آگے آئے چور اور بٹمار تھے یعنے میں بہشت کا دروازہ ہوں اور صرف یہی ایک دروازہ ہی۔ مگر پہلے جس نے کہا کہ میں دروازہ ہوں یعنے نجات میرے وسیلے ملیگی تو وہ سچا وسیلہ نہ تھا بلکہ چور تھا جو بھیڑوں کو خراب کرنے آیا۔ ابراہیم موسیٰ یا داؤد نے کبھی دعوے نہیں کیا کہ ہم نجات کے وسیلہ یا بخشوانیوالے ہیں۔ سو مسیح نے اُنکے حق میں یہہ نہ فرمایا تھا۔ پس جس حالت میں وہ نبیونکا بالکل ذکر ہی نہیں کرتا تو کس طرح اُنکو چور اور بٹمار کہتا ✣

بیبل میں لکھا ہی کہ خدا دنیا کو پیدا کرکے پشیمان ہوا اور معترض کہتے ہیں کہ خدا کو انجام کی خبر تھی جب دنیا کو پیدا کیا تو وہ کس طرح پشیمان ہوا۔ یہہ بات سچ ہی اور بیبل میں بھی لکھا ہی کہ خدا آدمزاد نہیں کہ پشیمان ہو اگر ۱۰۶ زبور کی ۴۴ و ۴۵ آیت کو دیکھوگے تو شاید سمجھوگے کہ خدا کے پشیمان ہونے کے کیا معنے ہیں۔ اُس میں لکھا ہی کہ خدا نے اپنے لوگوں کے دُکھہ پر نظر کی۔ جب کہ اُس نے اُنکا نالہ سنا اور اُس نے اُن کے لئے اپنا عہد یاد فرمایا اور اپنی رحمتوں کی فراوانی کے مطابق پچھتایا۔ یعنے جب دیکھا کہ میرے لوگ سزا اُٹھاکے توبہ کرتے ہیں تو پچھتایا یعنے اُنکی سزا کو چھوڑ دیا۔ جیسا آدمی جب کسی کام سے توبہ کرتا ہی تو اُس کو چھوڑ دیتا ہی۔ اور اسیطرح پیدائش میں لکھا ہی کہ جہان کو پیدا کرنے سے خدا پچھتایا یعنے اُسکو طوفان سے برباد کرے۔ اور یہہ صرف بیبل کا محاورہ ہی بلکہ

قرآن میں بھی ایسی باتیں ہیں جیسے لکھا ہی۔ پس یہہ لوگ ہیں کہ توبہ کرتا ہی اللہ اوپر اُنکے اور ہی اللہ جاننے والا حکمت والا اور نہیں توبہ واسطے اُن لوگوں کے کہ کرتے ہیں بُرائیاں +

پھر بولتے ہیں کہ خدا دیکھتا سُنتا خوش ہوتا اور غصہ وغیرہ ہوتا ہی لیکن اُن میں سے کوئی بات بھی خدا پر عائد نہیں ہو سکتی۔ اور سب لوگ جانتے ہیں کہ غصہ سے درد پیدا ہوتا اور خدا کو درد نہیں۔ پھر جب ہم کہتے ہیں کہ خدا گنہگاروں سے غصہ ہی ہماری مراد یہہ ہی کہ خدا اُنکو سزا دینے کو طیار ہی۔ ویسا ہی جب ہم کہتے ہیں کہ خدا دنیا کو پیدا کرنے سے پچھتایا۔ تو مطلب یہہ ہی کہ خدا دنیا سے ناخوش ہوا۔ اور اگر محمدی اپنے قرآن سے واقف ہوتے تو شاید ایسے اعتراض نہ کرتے۔ سورہ عمران کی ۳۵ آیت کو دیکھو +

بہت محمدی یہہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ بیبل میں لکھا ہی کہ یعقوب نے خدا کے ساتھ کشتی کی یہہ اعتراض وہ توریت پر کرتے ہیں جو یہودیوں کی کتاب ہی نہ کہ انجیل پر جو عیسائیونکی خاص کتاب ہی۔ مگر عیسائی لوگ اُن کی کتابوں کو سچ جانتے ہیں اور حفاظت کرتے ہیں۔ اسلئے ہم اس اعتراض کا جواب دیتے ہیں اور ہمارا جواب یہہ ہی کہ یہہ نہیں لکھا ہی کہ یعقوب نے خدا کے ساتھ کشتی کی۔ مگر یہہ پیدائش کے ۳۲ باب میں ہی کہ یعقوب اکیلا رہ گیا اور وہاں پو پھٹنے تک ایک شخص اُس سے کشتی لڑا کیا۔ اُس نے یعقوب سے کہا کہ تیرا نام آگے کو اسرائیل ہوگا یعنے خدا کا ایک ولی۔ کیونکہ تو نے خدا اور خلق کے پاس قوت پائی اور غالب ہوا۔ یعقوب نے اُس جگہہ کا نام فنی ایل رکھا۔ اور کہا کہ میں نے خدا کو روبرو دیکھا اور میری جان بچ رہی فقط۔

باقی آیندہ

منقولات

فواید سوداگری

دانایان اہل ہند سے پوشیدہ نہ رہے کہ سوداگری عجیب وغریب شے ہی کہ جسکی بدولت ۳ فائدہ حاصل ہوتے ہیں اول فوائد زر دوم سیر سفیر و کوائف ملک نظر میں گذرتے ہیں سوم خوف دل سے جاتا ہی جوانمردی آتی ہی دیکھا چاہئے ایسٹ انڈیا کمپنی سوداگری کی بدولت والی ملک ہو گئی اور ایسا بڑا عالیشان ملک ہندوستان کہ جسپر محمود غزنوی وغیرہ نثار ہو گئے بلا تکرار و فساد اپنے قبضہ میں لائے اور آناً فاناً میں اپنے بادشاہ وقت کو دیدیا اور ملک کے جانے سے اُنکا روپیہ کچھ کم نہ ہو گیا بلکہ ریلوے اجرا کر دی اس سے یہہ مراد ہی کہ سوداگری سے روپیہ بھی جمع ہوتا ہی اور تجربہ بھی حاصل ہوتا ہی کیونکہ بدون سفر کے پختگی عقل و تجربہ کاری دشوار ہی اور سوداگری عمدہ ترین ذریعہ سفر ہی جب تک کوئی شخص کہیں نہ جائیگا اُسکو دنیا کا حال معلوم نہوگا جو شخص ایک موضع میں پیدا ہوا اور تمام عمر وہیں رہا تو وہ شخص دیگر قصبات و بلاد و ولایات کی کیفیت سے محض ناواقف رہتا ہی اور اُسکا دل ہمیشہ اُسی گانوں کے مکانات و اشجار و زراعت کو دیکھکر خوش رہتا ہی اور وہاں کے باشندوں کی باتوں اور مواصلت سے بشاش رہتا ہی جیسے چرند و پرند و درند جس جنگل میں پیدا ہوتے ہیں وہیں خوش گذران رہتے ہیں مگر جب اُس متوطن موضع کا اتفاق کسی شہر و قصبات عالی میں جانے کا ہوتا ہی اور وہاں چند روز رہکر شہر کی صفائی اور وہاں کے مکانات اور باغات اور رئیسان شہر کے لباس و زیورات و رسم و گفتار و نشست و برخاست و تکریم داد و ستد کو دیکھتا ہی تب اُسکو موضع کی حقارت اور شہر کی فضیلت معلوم ہوتی ہی اور تب وہ یہہ کہتا ہی کہ متوطن شہر بہشت میں ہیں اور خیال کرتا ہی کہ گانوں دوزخ و قصبہ اعراف و شہر بہشت ہی اور سفر کرنے و دیہات و قصبوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ درحقیقت دنیا خداوند عالم کے قدرت کا نمونہ ہی و ہر یک کے صورت و اوضاع و اطوار جداگانہ ہی جو ہفت اقلیم کے سلاطین کی دستورالعمل انتظام و ترکیب و مکان و لباس و طعام سے آگاہ ہوا اور سفر خشکی و تری کا کر چکا ہو و تواریخ ماضی و حال سے بھی آگاہی رکھتا ہوا اور صحبت علما و عقلا کا تربیت یافتہ ہوا اور ذہن رسا بھی رکھتا ہو وہی شخص فوائد سوداگری اور سفر سے لطف اُٹھاویگا +

ازمرقعہ تہذیب

مراسلات

ریویو

سید غلام حیدر خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہردوئی ملکِ اودھ کے رسالہ سرو حیدری نام پر

آج کل یہہ رسالہ جو چھپن صفحے پر ہی میری نظر سے گذرا۔ یہہ رسالہ ایک نئی طرز پر تالیف ہوا اور مؤلف کے خیالات (میری دانست میں اگر میں خود غلطی نہیں کرتا تو اکثر غلطیوں پر مبنی ہی) بہت وسیع معلوم ہوتے ہیں۔ مگر پھر بھی ہم جانچتے ہیں کہ یہہ کس بنا پر لکھا گیا ہی اور اس سے انسان کو کیا تعلیم ملتی یا ملنے کی اُمید ہو سکتی ہی +

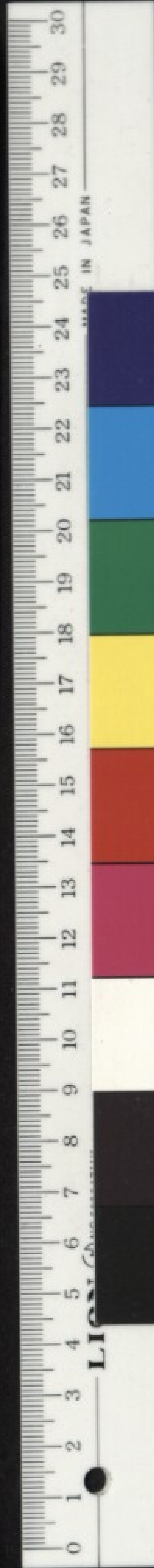
مؤلف صاحب عقلی مباحثہ پر فریفتہ معلوم ہوتے ہیں

جو انہیں عقلی روشنی کے ذریعہ کچھ معلوم
ہو کر تسلی پذیر ہوگئے۔ حالانکہ یہہ بڑی غلطی ہے کہ
انہوں نے الہام ربانی کے ناپیداکنار سمندر میں غوطہ مار کر
گوہر مراد نہیں پائے۔ تقریباً دنیا میں کل قومیں الہام کی
قائل ہیں اور اکثروں نے اپنے ہاں کے کتابوں کی نسبت
یہہ دعوی بھی کیا ہے۔ پس ہر فرقہ میں حکیم اور فیلسوف لوگ
بھی موجود رہ چکے یا موجود ہیں۔ اس حالت میں اگر مذہبی
خیالات کی تحقیق محض عقل سے ممکن ہوتی تو نتیجہ یہہ نکلتا
ہے کہ الہام لاحاصل چیز ہے۔ لیکن یہہ امر بالاتفاق محال ہے
لہذا سید صاحب موصوف کا عقلی مباحثہ بھی بے سود ہے +
درحالیکہ صاحب موصوف نے اصل اصول میں صریح غلطی
کھائی ہے تو کچھ عجب نہیں کہ انکو روح القدس اور روح
انسانی میں کچھ امتیاز نہ ہوا ہو۔ حالانکہ روح القدس
خالق ہے اور روح انسانی مخلوق پھر کیونکر قرین قیاس
ہے کہ فاعل اور مفعول ایک ہی درجہ میں ہیں۔ افسوس کہ
وہ روح القدس کی ماہیت سے تو ناواقف تھے مگر
اُسکے ذاتی خاصوں سے بھی نامحرم نکلے۔ جیسا کہ وہ آگے
چلکر کہتے ہیں کہ ای انسان تو روح القدس لیکر اپنی ماں کے
پیٹ سے نکلا۔ اور تسپر بھی فتوی دیتے ہیں کہ بغض وحسد
وظلم وحرام وغیبت وبخل وطمع وحرص وریا وکینہ کو
چھوڑ دینا چاہئے۔ کیا روشنی وتاریکی ایک جگہہ رہ
سکتی ہے کیا جب انسان اپنی ماں کے پیٹ سے روح القدس کو
لیکر نکلتا ہے تو بغض وحسد وغیرہ رذائل کہاں سے
آتی ہیں۔ وہ کیسی روح القدس ہے کہ جس سے بغض وحسد
وغیرہ دور نہیں ہوسکتیں۔ آہ افسوس روح القدس کے
سمجھنے میں کیسی غلطی کی ہے صاحب وہ ایک ابدی روشنی
ہے جب انسان کے قالب میں آتی ہے تو سب اندھیرے کو
دور کر دیتی ہے +

اس تذکرہ کے بعد مولف صاحب شتر سوار کا بیان
کرتے ہیں اور انکے خروج کی علت غائی جہاد بیان فرماتے
ہیں۔ کیا رنج کی بات ہے کہ کہاں کم بخت ذاتی خاطی انسان
اور کہاں رحمت وشفقت۔ اگر جہاد شتر سوار صاحب کے
خروج کی علت غائی ہے تو بس فیصلہ ہوچکا آگے کو ہم خدا کو
رحیم کریم حنان منان نہ کہیں گے بلکہ جہادی اور جنگجو
اور اپنی مخلوقات کے تباہ کرنیوالا نام رکھیں گے۔ پھر سید
صاحب نے شتر سوار کے بارہ شاہزادوں یا بارہ ستاروں کا
تذکرہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ بارھوں خود پاک اور
اوروں کو پاک کرنے والے ہیں۔ الا ہمکو اسمیں بھی
کلام ہے کیونکہ صاحب موصوف پاکیزگی کو نہیں سمجھتے۔
شاید وہ پاکیزگی صرف وضو میں خیال کئے بیٹھے ہیں انکو
چاہئے کہ وہ پاکیزگی کو سمجھیں کہ آیا کیا چیز ہے اور اُسکی
اصل وبنیاد کیا ہے یہہ پاکیزگی نہیں +
کچھ آگے چلکر اُنہوں نے آخرالزمان کے شاہزادے کا
حال لکھا کہ گویا وہ پیدا ہوچکے ہیں۔ مگر ہم متعجب ہیں کہ ایسے
دعوی کا واقعات سے کچھ پتا نہیں لگتا ہاں اگر محض اعتقاد
مان لیں تو ممکن ہے۔ چونکہ مولف صاحب خود شیعہ مذہب
معلوم ہوتے ہیں اس سبب سے اُنہوں نے ایک بے محل
شیعوں کا جھگڑا شروع کر دیا۔ اور اسی تذکرہ میں بی بی
فاطمہ کے حق کا وقف کر دینا بیان فرمایا۔ جسکو اس رسالہ
سے کچھ نسبت اور کچھ علاقہ نہیں۔ پھر ایسا ہی کچھ مرغ
کے حلال وحرام کی بحث کی پھر مہدی آخرالزمان کا تھوڑا
حال لکھکر رسالہ کو ختم کر دیا +
ہمنے سنا ہے کہ مولف صاحب ایک سرکاری عہدہ دار ہیں اور
سرکاری کام بہت ہوشیاری اور دیانت سے کرتے ہیں اور
قانون میں بھی اچھی دسترس ہے۔ مگر مذہبی خیالات کے
اندر بڑے غلطان وپیچان رہکر اگر بیان کرتے ہیں تو اسی
قبیل سے۔ اب سوال ہوسکتا ہے کہ آیا اس قسم کے
رسالوں سے ناظرین کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں سوائے
اسکے کہ سچے الہام کی ابدی روشنی سے بہک کر کم
بخت عقلی جھگڑوں کی تاریکی میں سر کے بل گریں۔
ڈپٹی صاحب کو لازم ہے کہ اس دشوار گذار میدان میں
سنبھل کر قدم رکھیں۔ اور توبہ کریں کہ روح القدس
اور روح انسانی ہرگز ایک نہیں۔ راقم میم

اخبارات ملکی وولایتی

شاہ روم کا ذاتی خرچ۔ صاحب اخبار سفیر
مدراس بحوالہ لنڈن ٹیمس فرماتے ہیں کہ کل خرچ سلطان
صاحب کا بیس لاکھ پونڈ یعنے دو کروڑ روپیہ سالانہ کا
خرچ ہے جسکی تفصیل یوں لکھی ہے۔ خاص خدمتگار پانچ ہزار
پانچ سو ہیں اور باورچی خانہ میں پانچ سو آدمی ہیں طویلہ
میں چار سو اور شیخ جی لوگ چار سو چالیس قوال راگ
رنگ کے واسطے مقرر ہیں +
ایک ہزار دو سو عورات ہیں انکی بیماری وغیرہ خبر گیری کے
واسطے پچاس حکیم مقرر ہیں اور علاوہ انکے سو عورتیں توشہ
خانہ وموددی خانہ کے کام پر مامور ہیں۔ حرم سرا کا خرچ
ایک لاکھ ساٹھ ہزار پونڈ ہے اور کچھ غریب وغربا وغیرہ کی
مدد کے واسطے تھوڑی سی رقم مقرر ہے +
جس سلطنت میں سلطان کا ذاتی خرچ اسقدر ہو
اور وہ بھی عیش وعشرت کے واسطے پھر وہاں کی رعایا
کی بہبودی کسطرح ہوسکتی ہے +
حکم ملکہ عالیہ۔ جناب ملکہ معظمہ نے فی الحال یہہ حکم
جاری کیا ہے کہ جو جہاز کنارے دریائے عرب وفارس کے
جاری ہیں اگر انمیں کوئی غلام یا باندی بھاگ کر کسی جگہہ



سے جہاز میں آوے اُسکو جہازات مذکور میں پناہ دیجاوے اگر بالغرض کوئی غلام یا باندی بھاگ کر آوے اور اُسکو اپنی جان کا نقصان معلوم ہو تو تا دریافت مقدمہ جہاز میں رکھنا چاہیے +

امیر کابل نے جو سفیر روس کو افغانستان میں راستہ دینے سے جواب صاف دیدیا تھا اسپر گورنمنٹ روس نے یہہ حکم دیا ہی کہ کسیقدر فوج برلئے دھاوا کابل طیار رہے +

مقام گسن پور واقع جزیرہ نیوزیلنڈ میں ایک عجیب امر ظاہر ہوا ہی کہ چند مزدور ایک جگہہ زمین میں گو لگا رہے تھے جب دوسو ستر فٹ گہری زمین کھود چکے تو یکایک پانی اس زور سے نکلا کہ دفعتاً سطح زمین تک پہنچ گیا اور ساتھ ہی اُسکے ایک چشمہ گیاس کا بھی برآمد ہوا جسکو بذریعہ ایک مضبوط نل کے قریب کے ہوٹل میں پہنچا دیا گیا اب اُس ہوٹل میں رات دن اُسیکی روشنی ہوتی ہی +

توریت و انجیل منظوم صاحب اشرف الاخبار دہلی لکھتے ہیں کہ جناب فیضمآب فیض بخش علم دوست جناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ نے جو دانائی و دانشمندی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے کتاب مقدس انجیل و توریت کو زبان فارسی میں منظوم کرایا ہی۔ چنانچہ کتاب مذکور کئی ماہ سے طیار ہو رہی ہی اور نہایت خوشخط لکھی جاری ہی مرصع کاری اور طلائی کام وغیرہ بھی اُس کتاب پر بہت عمدہ کیا ہی۔ بعد تکمیل جناب صاحبزادہ صاحب بہادر ممدوح اُسکو دربار آگرہ میں حضور پرنس ویلس کی خدمت میں پیش کرینگے +

روسی جنرل جنرل کفمین صاحب نے سنیٹ پیٹرز برگ کو رپورٹ بھیجی ہی اگر پچاس ہزار فوج اور دو ہزار توپخانہ یہاں نہ آویگا تو اُسوقت تک میں کوئی کارروائی توقند میں نہیں کر سکتا ہوں کیونکہ جو فوج یہاں ہی وہ بمشکل جہاز پر مقرر ہو وہیں رہ سکتی ہی۔ دیکھئے وہاں سے کیا جواب آتا ہی +

یقین تو ہی کہ وہ چند فوج آجاوے +　　ازاودھ اخبار

پشتو زبان۔ پنجاب گزٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جو امتحان پشتو زبان میں ہوا کرتا تھا اور اُسمیں جو کتابیں تھیں۔ اب اُنکی تبدیلی کی گئی ہی +

یہہ نہایت عمدہ بات ہوئی۔ گو کل نکمی کتابیں امتحان سے خارج نہیں ہوئیں مگر جسپر بھی بہت سی کتابیں تبدیل کردی گئی ہیں۔ اب ایسی ایسی کتابیں مثلاً چمن بے نظیر۔ اشعار عبد الرحمن و خوشحال خان۔ و تمام تاریخ محمد غزنوی و کلید فغانی ہیں۔ یہہ بات بہت اچھی ہوئی۔ اب عمدہ طور سے لوگ امتحان دیسکتے ہیں جو خراب کتابیں تھیں وہ نکال ڈالی گئیں مگر ابھی بعض بعض کتابیں ایسی ہیں جنکو علیحدہ کردینا چاہئے +

انگلستان کی ڈاک انگلش میل میں تحریر ہی کہ رپورٹ صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل انگلستان سے معلوم ہوا کہ سنہ ۱۸۷۷ء میں انگلستان اور اُسکے صوبہ ایرلنڈ اور اسکاٹلنڈ اور ویلس میں ۹۶ کروڑ ۷۰ لاکھ پوسٹ کارڈ اور کتابیں اور ۲۰ کروڑ اخبارات اور ۲۰۴ لاکھ چٹھی رجسٹری روانہ ہوئیں اور جو چٹھیات ایسی تھیں کہ جنکے اوپر پتہ صحیح نہیں تھا ۴۰ لاکھ تھیں اور ۱۵ ہزار چٹھی ایسی تھیں کہ انپر کچھ پتہ بھی نہیں لکھا تھا لاکہ اس قسم کی چٹھی میں سے جنپر کچھ بھی پتہ نہیں لکھا تھا ۴ ہزار روپیہ کے نوٹ ملفوف تھے مختلف دفاتر ڈاکخانہ میں بے احتیاطی سے ۱۰ ہزار ٹکٹ پڑے ہوئے تھے اس سال میں بذریعہ تار برقی کے ایک کروڑ نوے لاکھ خبریں روانہ ہوئیں اور جو خبریں اخبارات کے متعلق تھیں۔ اُنکی تعداد علاوہ ہی ایک رات کو جب جلسہ پارلیمنٹ میں مختلف امورات ملکی کا مباحثہ درپیش تھا اُس شب کو سنٹرل اسٹیشن ٹیلیگراف لنڈن سے ۴ لاکھ ۴ ہزار لفظ کی خبریں اخبار والوں کے واسطے روانہ ہوئیں اس سال میں بذریعہ چٹھیوں کے ایک کروڑ ۰ لاکھ منی آرڈر یعنے سرکاری ہنڈوی روانہ ہوئیں اور جو غیر ملکوں کے منی آرڈر روانہ ہوئے اگر وہ بھی منی آرڈر مذکورہ بالا کی تعداد کے ساتھ شامل کئے جاویں تو کل تعداد دو کروڑ ساٹھ لاکھ ہوتی +

لنڈن۔ ۷ جنوری۔ مشہور تھا کہ ناتفاقی درمیان کیو صاحب اور خدیو مصر کے ہوگئی ہی مگر اُسکی تردید ہوئی کہ یہہ بات غلط ہی +

جہاز یوفریٹس نامی جو فوج کو لیکر پورٹسمتھ سے روانہ ہوا تھا وہ آتا ہی مگر جہاز کیمبرن نامی تباہ ہوگیا ہی اور بہت سے لوگ غرق ہوگئے ہیں +

ایضاً ۸ جنوری بیان ہی کہ جنرل جان فوربس صاحب کو کمان سمالی ڈویزن بمبئی کی ملی +

اخبار ٹائمز بیان کرتا ہی کہ بیان کیا گیا تھا کہ فرانس نے اُس انتظام کو منظور کیا۔ جو شہنشاہان یورپ نے دربارہ ٹرکی کے منظور کیا تھا وہ غلط ہی +

قسطنطنیہ۔ سفیر آسٹریا نے وہ انتظام جو آسٹریا نے تجویز کیا ہی اُس سے وزیر اعظم ٹرکی کو آگاہ کردیا ہی انہوں نے جواب دیا کہ یہہ انتظام دربارہ باغیون اور سلطان کے ہو رہا ہی۔ مقامات بوسینا اور ہرزی گوونا کے واسطے علیحدہ علیحدہ گورنر تجویز ہوئے ہیں +

مخمس

بر سلام منشی حسن علی سفیر کا ئی کشٹ نصیر آباد

من تصنیف منشی امام الدین شہباز کا ئی کشٹ بٹالہ

سلامی جو کہ تعریف مسیح ہر روز گاتے ہیں
سلامی جو صدا اپنے فرشتوں سے ملاتے ہیں
سلامی صدق دل سے جو مسیحا پاس آتے ہیں
سلامی جو در عیسیٰ پہ سر اپنا جھکاتے ہیں
وہ روح القدس کی سب نعمتیں انعام پاتے ہیں

فلک پر شمس کنعان سما جلوہ نمایاں ہے۔
وہ صیہون مقدس پر گویا ایک ماہ تاباں ہے۔
حقیقی نور ہے لاریب اور وہ نور افشاں ہے
سپہر قدرت حق کا یہہ وہ مہر درخشاں ہے۔
کہ جسکے پرتو سے سب یہہ ذرہ جگمگاتے ہیں

مسیح سے دور ہیں جو انکو ہے آرام کب حاصل
جو ہیں نزدیک انکو عظمت و عزت ہے سب حاصل
تو نگر ہیں۔ اگرچہ مفلسی کے ہوں سبب حاصل
جنہیں ہے دولت ایمان عیسیٰ روز و شب حاصل
وہ شان و شوکت دنیا کو کب خاطر میں لاتے ہیں

مبارک ہیں وہی جو جز پکڑتے ہیں مسیحا میں
مبارک دمبدم جو کہ ابھرتے ہیں مسیحا میں
مبارک وہ مسافر جو گذرتے ہیں مسیحا میں
مبارک ہیں وے مردے جو کہ مرتے ہیں مسیحا میں
وہ اپنی محنتوں سے چھوٹ کر آرام پاتے ہیں

انہیں کیا ڈر جو ہیں جھنڈے تلے مصلوب عیسیٰ کے
نہ تنگی قبر نہ موت کا ڈر دل میں ہے انکے
فتح انکو ہوئی شیطان پر نام مسیحا سے
جو روحیں راستبازوں کے سفر کرتی ہیں دنیا سے
ملایک انکی استقبال کو جنت سے آتے ہیں

شفیع المذنبیں بیشک مسیحا ہی شہ برتر۔
ہمارے سب گناہ اُسنے اُٹھائے اپنے ہی سر پر
اُسی کے خون سے اچھی ہوگئی ہے حالت ابتر
نجات اُمت کی ہے موقوف عیسیٰ کی شہادت پر
گواہی اس کی قول انبیا سے صاف پاتے ہیں

یہہ مشکل کام ہے اسکی تو طاقت کر عطا ہمکو۔
ہمارا رہنما ہو اپنی راہیں سب بتا ہمکو۔
ارے شہباز مت گھبر اسنبھالیگا خدا ہمکو۔
نہے طالع سفیر اپنے جو یہہ منصب ملا ہمکو۔
کہ ہم مصلوب عیسیٰ کی خبر سب کو سناتے ہیں

لودیانہ

۲۴۔ تاریخ کو ساڑھے آٹھ بجے شام کے حضور شاہزادہ صاحب بہادر پرنس آف ویلس نے امرتسر سے سپیشل ٹرین میں جو خاص شاہزادہ صاحب کے واسطے بنی ہوئی ہے یہاں سے گذر فرمایا اور دومنٹ تک گاڑی اسٹیشن پر ٹھہری مقام راجپورہ میں حسب التماس مہاراجہ صاحب پٹیالہ حضور نے دو گھنٹہ قیام فرمایا۔ مہاراجہ صاحب نے بہت سامان اور روشنی راجپورہ میں کی۔ پھر آگرہ تشریف فرما ہوئے +

مقدمہ خون جو جگرانوں کا یہاں عدالت میں پیش تھا مسٹر لینکس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے اجلاس سے عدم ثبوت میں خارج ہوا اور مدعا علیہ رہا +

جو کہ بحکم گورنمنٹ پنجاب تمام محکمات میں بتقریب آمد حضور شاہزادہ ۱۷ جنوری سے ۲۴ تک تعطیل تھی اور لوگ ادھر اُدھر جلسوں میں گئے ہوئے تھے سب آگئے اور ۲۵ سے کچہری شروع ہے +

سنا ہے کہ ایک مقدمہ علاقہ راج پٹیالہ میں نہر والوں کے ساتھ ہو گیا ہے پولیس لودیانہ تحقیقات میں معروف ہے +

مشن سکول کے دو طالب علم یعنے مسمی چند و لال و پنڈت مہاراج نرائن کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان میں پاس ہوئے اور دو ہی پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میں کامیاب ہوئے +

اس مشن اسکول کے طالب علم ہمیشہ کوئی نکوئی اچھے درجہ پاس ہوا کرتے رہتے ہیں ہماری یہی دعا ہے کہ خدا روز بروز اس سکول کو رونق و ترقی بخشے +

کیفیت حفظان صحت پنجاب

کُل اموات ہفتہ حال میں (۱۰۶۰۴) درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۱۱۶۹۷) واقع ہوئی تھیں یہہ خوشی کی بات ہے کہ احاطہ پنجاب میں ہیضہ بالکل بند ہو گیا ہے کوئی موت اس مرض سے ہفتہ حال میں درج رجسٹر نہیں ہوئی (۹۷) اموات مرض چیچک سے ہفتہ حال میں درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ (۱۰۳) واقع ہوئی تھیں اضلاع پشاور جھنگ و انبالہ میں یہہ مرض بکثرت ہے (۲۷) (۱۹) و (۱۰) اموات ہر ایک میں درج رجسٹر ہوئیں۔ اضلاع گورگانوہ۔ ہزارہ سرسہ و کرنال میں مختلف اموات واقع ہوئیں۔ اگرچہ بہت سی اموات اضلاع گورداسپورہ و ہوشیارپور و جالندھر و ملتان و منٹگمری میں واقع ہوئی مگر اوسط اموات ہفتہ گذشتہ سے کمی پر ہے ضلع سیالکوٹ میں تندرستی کی ترقی ہے۔ امرتسر میں بھی ترقی ہے۔ باقی اضلاع تندرست ہیں بڑے قصبات میں باسوائی چند قصبات کے اموات کی کمی ہے قصبات کرتارپور ٹانڈہ و اور مر وجالندھر نہایت ناتندرست ہیں جنکا اوسط اموات بحساب سالانہ فی ہزار (۲۲۳) و (۱۶۰) و (۱۲۳) ہے اوسط اموات چھوٹے قصبہ کمالیہ کی جو ضلع منٹگمری میں ہے ہفتہ حال میں (۲۶۵) ہے +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا